بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، وَبَعْدُ:

001: القواعد الحسان - مقدمہ

"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن لفضيلة الشيخ العلامة الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدي رحمه الله، التعليق لفضيلة الشيخ العلامة محمد بن صالح العثيمين رحمه الله" کی اس پیاری کتاب کی مختصر شرح کے درس کا آغاز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، مقدمے کے طور پر دو اہم باتیں کتاب شروع کرنے سے پہلے:

1- پہلی بات یہ ہے کہ یہ کتاب جو ہے اس کا تعلق علم القرآن سے ہے، علم القرآن کی اہمیت ان شاءاللہ مقدمے میں بھی آئے گی جو شیخ صاحب نے بیان کی ہے تاکہ ہمیں پتہ یہ چلنا چاہیے کہ ہم کیا پڑھنے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو سمجھنے کے لیے تدبّر کرنے کے لیے غور و فکر کرنے کے لیے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کو آسان کرنے کے لیے علم التفسیر طلاب علم کے لیے جو علم التفسیر کے خواہش مند ہیں اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں یہ اساسی علوم میں سے ایک علم ہے۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے تعلق سے بات کرتے ہیں تو اپنے دل سے یقین کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ قدم بڑھاتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو صحیح سمجھنے کی کوشش کریں اس کا ہمارے دل پر اثر ہو اور پھر پورے جسم پر اثر ہو۔

متقی پرہیزگار مسلمان بننا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بننا چاہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی پاک کلام دل میں اثر نہ کرے تو دل پر اثر کیا کرے گا کوئی اور چیز تو نہیں ہے نا؟! اس لیے تعجب اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو رمضان میں خصوصی طور پر تراویح میں جب امام دعا مانگتا ہے تو روتے ہیں اور جب تراویح میں اللہ کا پاک کلام پڑھا جاتا ہے تب کوئی فرق نہیں پڑتا اُن کو! ہونا کیا چاہیے تھا؟ کہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے وعدہ ہے وعید ہے ترغیب اور ترہیب ہے جنت اور دوزخ کا ذکر ہے اگر دل نہیں ہلتا اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے اور اُس دعا سے ہل جاتے ہیں ہمارے دل اس کا مطلب ہے کہ ہم دعا تو سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو سمجھ نہیں رہے! دعا تو ہم اپنے لیے مانگ رہے ہیں اپنے پیاروں کے لیے مانگ رہے ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اس کا ہمارے دل پر کوئی اثر نہیں ہے! اس اثر کو پیدا کرنے کے لیے بہت سارے علوم ہیں اُن میں سے ایک یہ بنیادی علم ہے جس کا تعلق بلکہ جس میں یہ خاص قاعدے بیان کیے گئے ہیں، تفسیر قرآن تدبّر کے لیے غور و فکر کے لیے اپنے اندر دل میں تبدیلی پیدا کرنے کے لیے چند اہم قاعدے بیان کیے ہیں امام صاحب رحمہ اللہ نے۔

2- اور دوسری بات کہ طریقہ کیا رہے گا شرح کا مختصر طریقہ جیسا کہ اعلان میں بھی ہے اور مختصر سے مراد یہ ہے کہ:

(ا) جو مقدمہ ہے میں پوائنٹس کے اعتبار سے پوائنٹ نمبرز یہاں پر موجود نہیں ہیں کتاب میں لیکن آسانی کے لیے طالب علم کے لیے اور سننے والے کے لیے بھی آسانی ہو کہ اصل بات کیا ہو رہی ہے کیونکہ جب لمبی بات ہوتی ہے تو کئی باتیں رہ جاتی ہیں تو پوائنٹس میں ایک دو تین کر کے آسانی سے بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔

(۲) دوسری بات جب قواعد کا ذکر ہوگا تو فضیلۃ الشیخ العلامہ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی جو مصنف ہیں اُن کا جو قاعدہ ہے پہلے وہ بیان کروں گا میں مختصر پھر تعلیق جو فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین (رحمہم اللہ) کی ہے وہ مختصر بیان کروں گا میں۔

(۳) تیسرے نمبر پر کہ اگر ضرورت پڑے مزید وضاحت کی تو میں پھر مختصر وضاحت بھی کر دوں گا ورنہ عمومی طور پر قاعدہ ہے اور اس کی وضاحت ہو ہی جاتی ہے، بعض اوقات کسی مثال کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا بعض اوقات کسی اور مزید وضاحت کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو میں بتا دوں گا۔

یہ مختصر تعلیق ہے اور شرح ہوتی ہے تھوڑا مطوّل کہ ایک ایک لفظ کو الگ سے یا ایک ایک جملے کو الگ سے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، تعلیق سے مراد کمنٹس (Comments) ہوتے ہیں بس مختصر سے کہ یہاں پر امام صاحب اس قاعدے سے چاہتے کیا ہیں اصل پیغام کیا ہے اصل مقصد کیا ہے اس قاعدے کا یہ تعلیق ہے؛ اور یہاں پر ہم یہ تعلیق بیان کرنے جا رہے ہیں شرح نہیں ہے اور دونوں میں فرق آپ بہتر جانتے ہیں۔

آتے ہیں یہ مقدمہ ہے فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا جو شرح یا قواعد کے مقدمے سے پہلے ہے اس مقدمے میں مختصراً جو ہے:

1- فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اپنی بات کا آغاز حمد و ثناء سے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے۔

2- فرماتے ہیں: " فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صلَّى اللهُ عليهِ والِهِ وسلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا"

یہ بنیادی قاعدہ ہے جو ہم سب جانتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ قاعدے کا ذکر فرمایا ہے۔

3- ایک حقیقت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی کتاب خیر الحدیث ہے تو اس کو سمجھنا تدبّر کرنا اور عمل کرنا اخبار کی تصدیق کرتے ہوئے اور احکام پر عمل کرتے ہوئے۔

"أنفس ما بذل المرء فيه أنفاسه، وأنفع ما أمضى فيه أوقاته": (یہ جو ہے سب سے قیمتی چیز جس پر انسان اپنی سانسیں لگا دیتا ہے اور اپنا قیمتی وقت لگا دیتا ہے وہ یہ علم ہے) اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو صحیح سمجھنا ہے تدبّر کرنا ہے، اور عمل کرنا ہے قرآن مجید پر خبر ہے تو تصدیق کرنی ہے اگر اَمر یا نہی ہے تو اس کو بجا لانا ہے جو بھی حکم ہے اس حکم کی تعمیل کرنی ہے۔

4- علم التفسیر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ولهذا كان علم تفسير كلام الله تعالىٰ أهم العلوم وأفضلها"(سب سے زیادہ اہم علوم میں سے وہ علمِ تفسیرِ قرآن افضل ہے)

کیونکہ صحیح سمجھ لیا اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو اس سے بڑھ کر کیا علم ہوگا پھر!

5- فرماتے ہیں کہ صحابہ اور سلف کا طریقہ کیا رہا قرآن مجید کو سمجھنے میں، فرماتے ہیں:

"وكان صحابه رضي الله عنهم لا يتجاوزون عشر آيات من القرآن حتى يتعلموها وما فيها من العلم والعمل" - ((صحابہ کرام کا کیا طریقہ تھا؟) دَس آیتیں پڑھتے تھے غور و فکر کرتے تھے سمجھتے تھے تجاوز نہیں کرتے تھے دَس آیتوں سے جب تک کہ علم صحیح طریقے

سے حاصل نہ کرلیں علم اور عمل کے اعتبار سے)"فتعلموا بذلك القرآن والعلم والعمل جميعاً"(علم بھی ہے عمل بھی ہے دونوں کو لے کر چلتے رہے)

6-اس کتاب کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور جب کسی بھی علم کے اصول کی طرف لوٹا جاتا ہے اور اُس کے قواعد کے اعتبار سے اُس علم کو حاصل کیا جاتا ہے تو طلب علم کے لیے اُس علم تک اُس کے فروع تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے، فروع یا جزئیہ جو بھی ہوتا ہے اُس علم کے اعتبار سے پہنچنا آسان ہو جاتا ہے اور اُس کے لیے ایسے واسع وسیع راستے کھل جاتے ہیں تطبیق اور تخریج میں جو انسان کبھی سوچ نہیں سکتا یعنی؛ اور اسی حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وأدرك ذلك شيخنا عبد الرحمٰن بن ناصر سعدي –رحمه الله–": کیونکہ شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ شیخ ابن عثیمین کے سب سے بڑے استاد ہیں، شیخ ابن عثیمین اُن کے شاگردوں میں سے ہیں اور بڑے شاگردوں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ سولہ سال شیخ ابن عثیمین اُن سے علم حاصل کرتے رہے شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ سے، فرماتے ہیں کہ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ نے اس قواعد میں سے جو متیسر ہوا وہ لکھا ہے تفسیر کے تعلق سے تقریباً "إحدى وسبعين قاعدة" اکتّر (71) قاعدے ہیں جو بہت ہی اہم قواعد پر مشتمل ہیں اور بہت ہی عظیم فوائد پر مشتمل ہیں، ہر اُس شخص کے لیے واضح ہو جائے گی ان قواعد کی اہمیت اور فوائد جو ہیں جو تدبّر اور تمھّل سے ان کو پڑھے گا اور سمجھنے کی کوشش کرے گا۔

آخر میں پھر دعا فرماتے ہیں:

"والله أسأل أن ينفع بها مؤلفها وقارئها ومن أعان على نشرها إنه جواد كريم" آمِينْ يَا رَبَّ العَالَمِين۔

دوسرا مقدمہ جو ہے وہ فضیلۃ الشیخ العلامہ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کا ہے، جو اس کتاب کے مقدمے میں یہ مقدمہ لکھا ہے:

1-پہلے تو کتاب کا نام کیا ہے؟"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن": بات کی ابتداء حمد و ثناء سے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

2-ان قواعد اور اصولوں کی اہمیت بیان فرماتے ہیں:

"فهذه أصول وقواعد في تفسير القرآن الكريم"(یہ اصول اور قواعد جن کا تعلق تفسیر سے ہے قرآن مجید کی)

"جليلة المقدار، عظيمة النفع"(جلیل اور عظیم ہے مقدار کے اعتبار سے، اور نفع کے اعتبار سے عظیم ہے)

"تعين قارئها ومتأملها على فهم كلام الله"((مقصد کیا ہے ان کا؟) مددگار ثابت ہوں گے اور مدد کرتے ہیں جو ان کو پڑھتا ہے تأمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو سمجھنے کے لیے)

"والاهتداء به"(اور اُس سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے)

"ومخبرها أجل من وصفها. فإنها تفتح للعبد من طرق التفسير، ومنهاج الفهم عن الله: ما يغني عن كثير من التفاسير الخالية من هذه البحوث النافعة" (اور جو یعنی یہ قرآن مجید سے ہی لیے گئے ہیں یہ قاعدے کوئی باہر سے نہیں ہیں، قرآن مجید پر اگر

غور وفکر اور تأمل کریں تو یہ قاعدے آپ کو واضح نظر آئیں گے اور بندے کے لیے تفسیر کے وہ راستے وہ منہج یا مناہج جو فہم کا ہے اللہ تعالیٰ سے ایسے آسان ہو جائیں گے اور بہت ساری جو موجودہ تفاسیر ہیں اور جو ریسرچز(Researches) ہیں (نافع ریسرچز)اُن کے لیے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہو گا)

3-دعا فرماتے ہیں: "أرجو الله وأسأله أن يتم ما قصدنا إيراده، ويفتح لنا من خزائن جوده وكرمه ما يكون سبباً للوصول إلى العلم النافع، والهدى الكامل" آمِينْ يَا رَبَّ العَالَمِين۔

4-فوائد میں علمِ تفسیر کی اہمیت اور فضیلت فرماتے ہیں:

"واعلم أن علم التفسير أجل العلوم على الإطلاق..." (علوم میں سب سے جلیل القدر علم ہے علی الاطلاق اور سب سے افضل ہے اور سب سے واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے سب سے محبوب ہے اور پسند ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں (کیوں؟) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے تدبّر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس میں غور وفکر کرنے کا اور جو معنی ہیں قرآن مجید کے ان میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا ہے اور جو آیتیں ہیں ان سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور جو بھی ان پر قائم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا یعنی ذکر خیر فرمایا ہے ان کی مدح فرمائی ہے اور اُنہیں اَعلی المراتب میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اور ان سے وعدہ کیا ہے خیر خواہی کا، اگر کوئی بھی شخص اپنی زندگی کی جو سب سے قیمتی چیزیں ہیں وہ لگا دے اس فن کو حاصل کرنے کے لیے تو وہ کچھ زیادہ خرچ نہیں کرے گا)

"في جنب ما هو أفضل المطالب" (جب وہ ان افضل المطالب کو پالے گا)

"وأعظم المقاصد" (اور مقاصد میں سے سب سے عظیم مقصد کو حاصل کرلے گا)

"وأصل الأصول كلها" (اور اصول میں سب سے بنیادی اصول ہیں قرآن مجید کے تفسیر کے اصول جو ہیں یا قاعدے جو ہیں)

"وقاعدة أساسات الدين" (دین کی اساس ہیں (اور جو قاعدے ہیں قاعدے پھر اساس ہوتے ہیں تو قرآن مجید جو اساس ہے یہ اُن کی اساس ہے))

"وصلاح أمور الدين والدنيا والآخرة..." (اور ان سے دین کی اور دنیا اور آخرت کے اُمور کی صلاح اور اصلاح ہوتی ہے اور بندے کی جو زندگی ہے وہ زرخیز ہو جاتی ہے ہدایت سے اور خیر سے اور رحمت سے)

"وطيب الحياة والباقيات الصالحات" (یعنی ہر طرف سے انسان خیر سمیٹ لے گا)

جو قرآن مجید پر غور وفکر کرنے والا شخص ہو گا صحیح سمجھنے والا ہو گا اُن پر عمل کرنے والا ہو گا تو دنیا بھی سنور گئی، دین بھی مضبوط آخرت میں کامیابی مل گئی ایسے شخص کے لیے ساری زندگی زرخیز ہے کہ نہیں؟! کس چیز سے؟ ہدایت سے، خیر سے، رحمت سے: "طيب الحياة" (اچھی زندگی سے)۔ اور "والباقيات الصالحات": مر جائیں گے دنیا کے ساتھ دنیا کی چیزیں رہ جائیں گی باقیات اور صالحات آخرت میں منتظر ہیں۔

5-ان قواعد اور اصولوں کی تعلیم کا طریقہ اور طالب علموں کو بعض اہم ہدایات، فرماتے ہیں کہ اب ہم ان قواعد اور ضوابط کو "على وجه الإيجاز" (طریقہ کیا ہے؟ وجه الإيجاز) مختصر طریقے سے بیان کرتے ہیں جن سے مقصد حاصل ہو جائے: "الذي يحصل به المقصود"؛ اتنا

ہو۔ کیونکہ اگر بندے کے لیے دروازہ کھل جائے اور اُس کا راستہ آسان ہو جائے ان قاعدوں کو سمجھنے کے لیے تو ہدایت کیا ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وتدرّب منها بعدة أمثلة توضحها": تو یہ نہیں کہ پڑھ لیا اور چھوڑ دیا ہے۔

(ہمارے پاس ایک ہفتہ ہو گا چھوٹے قاعدے دو دو بیان کریں گے تو جو عملی مثالیں ہیں جو بھی قواعد ہوں چاہے فقہی قواعد ہوں یا اصولِ تفسیر کے یا قرآن مجید کی تفسیر کے قواعد ہوں یہ قواعد جو ہوتے ہیں ان کی تطبیق کی عملی مثالیں ہوتی ہیں اُن کو دیکھنا بہت لازمی ہے اور جتنی زیادہ انسان یعنی مثالیں حاصل کر لیتا ہے اتنی اُس کے علم میں ترقی ہوتی ہے: وتدرّب منها بعدة أمثلة توضحها)۔

"وتبين طريقها ومنهجها" (اُس کا جو طریق اور منہج ہے وہ زیادہ آسان ہو جاتا ہے)

"لم يحتج إلى زيادة البسط وكثرة التفاصيل" (تو ایسے شخص کے لیے "زيادة البسط" مزید تفصیل کی ضرورت نہیں پڑے گی اور نہ ہی کثرت سے اور انفارمیشن (Information) یا معلومات کی ضرورت پڑے گی)

6-آخر میں پھر دعا ہے: "ونسأله تعالىٰ أن يمدنا بعونه ولطفه وتوفيقه، وأن يجعلنا هادين مهتدين بمنّه وكرمه" آمِينُ يَا رَبَّ الْعَالَمِين۔

یہ مقدمہ ہے فضيلة الشيخ العلامہ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کا، تعلیق کرتے ہوئے فضيلة الشيخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ حمد وثناء اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرماتے ہیں:

"أخذ المؤلف شيخنا عبد الرحمٰن بن ناصر السعدي رحمه الله تعالىٰ رحمة واسعة وأسكنه فسيح جناته هذه القواعد في رمضان" ((یہ قواعد کب انہوں نے بیان کیے ہیں؟) فرماتے ہیں رمضان کے مہینے میں) "وهو يقرأ القرآن" (جب قرآن کی تلاوت کرتے رہے) "كما يظهر" (جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے) "ابتداء من أول رمضان إلى سادس شوال" (رمضان کے شروع سے لے کر چھ سوال تک انہوں نے یہ قواعد جو ہیں ان کی ترتیب دی ہے) "في أيام قراءة القرآن وأيام الصوم" (رمضان بہترین مہینہ ہے قراءۃ القرآن اور روزے رکھنے کا)۔

"ثم إن ثناءه عليها ليس بغريب" (پھر جو اچھی باتیں ہیں قواعد کے تعلق سے شیخ صاحب نے کی ہیں یعنی کوئی عجیب بات نہیں ہے) "لأن ثناء أهل العلم على مؤلفاتهم لا يقصدون به الفخر أو التفاخر على الخلق" (کیونکہ جب کوئی عالم اپنی تصنیف کی تعریف کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ فخر کر رہا ہوتا ہے (کہ میں نے بڑا اچھا کام کیا ہے میری تصنیف پڑھو کیونکہ اس میں خیر ہے)) "وإنَّما يقصدون شدَّ الناس إلى قراءتها والالتفاف حولها" (تاکہ لوگوں کو ایٹریکٹ (Attract) کرے کہ یہ چیز جو ہے اس میں خیر ہے (میں نے اپنا کام کیا ہے تصنیف تو ہو گئی ہے))۔

بعض اوقات بندہ جو ہے اپنی کسی کتاب کی یا کسی درس کی اچھے الفاظوں سے تعریف کر دیتا ہے مقصد کیا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی تعریف کرنا چاہتا ہے؟ فخر کر رہا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے؟ نہیں! کیونکہ جب علماء ربانی علماء ہیں اور ہم اُن کے علم سے واقف ہیں اُن کو جانتے بھی ہیں کہ وہ کیسے ہیں اور خصوصی طور پر جب استاد اور شاگرد کی بات ہو جیسے آگے شیخ صاحب بیان کریں گے۔

تو فرماتے ہیں کہ اصل مقصد یہ نہیں ہے، مقصد یہ ہے کہ تا کہ لوگ اس تصنیف کی طرف توجہ دیں اور اس کی طرف یعنی التفات کریں اور ان کو رغبت بھی ہو اور وہ پڑھنا بھی شروع کر دیں۔

پھر فرماتے ہیں مثال کے طور پر:

"وكان ابن مسعود رضي الله عنه يقول: لو أعلم أنَّ أحدًا تناله الإبل أعلم بكتاب الله مني لرحلت إليه"((ایسی باتیں بعض سلف سے بھی ثابت ہیں) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی کو جانتا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب مجھ سے زیادہ بہتر جاننے والا ہوتا اور وہاں تک اونٹ کی سواری کر کے دور تک جانا پڑتا تو میں ضرور چلا جاتا)۔

تو کیا مطلب ہے کہ مجھ سے اچھا کوئی عالم نہیں ہے؟! فخر کر رہے ہیں کیا؟! نعوذ باللہ! بلکہ علم کے حریص بھی ہیں اور لوگوں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی جیسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو قرآن پڑھنا چاہتا ہے تو کیسے پڑھے؟

"عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ": کون ہیں؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ قرآن پڑھنا چاہتے ہو تو کیسے پڑھو؟ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود پڑھتے ہیں۔ تو اس حدیث کو سامنے رکھ کر اور اُن کو پتہ ہے کہ میں یہ جانتا ہوں اور کچھ لوگ غلطی اگر کر رہے ہیں تو آپ مجھ سے سیکھ لیں (کوئی فخر کی بات نہیں ہے)۔

"فهو لم يقصد مدح نفسه" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ فرمایا ہے مقصد یہ نہیں تھا کہ خود اپنی مدح یا تعریفیں کر رہے ہوں) "لكنه قصد حثّ الناس على أخذ العلم منه" (لیکن اُن کو یعنی رغبت دی ہے کہ اُن سے علم حاصل کریں) "وعلى تمسكهم بطلب العلم..." (اور طلب علم سے تمسک کریں اور ابن مالک نے بھی اپنی "الفية" جو معروف ہے عربی لغت کی کتاب جو ہے اُس میں بھی یعنی اُس "الفية" کے اندر ہی اس کتاب کی اہمیت اور چند اہم باتوں کے ساتھ بیان کرتے کرتے تعریف بھی کر دی اپنی اس کتاب کی)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"المهم" (اصل بات یہ ہے کہ) "أن شيخنا– رحمه الله تعالىٰ – حينما أثنى على هذا الكتاب لا يريد بذلك أن يفتخر به على الناس" (جب چند تعریفی ابھی مقدمے میں باتیں کی ہیں کہ یہ قواعد ہیں بہت اہم ہیں، جب اہمیت بیان کی ہے اور ان کو جمع کر دیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ فخر کر رہے ہیں لوگوں پر)۔

"وأنا أعرفه تمام المعرفة" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں اپنے شیخ کو) "فهو من أنَّه من أشدّ الناس تواضعًا" (لوگوں میں سب سے زیادہ تواضع سے کام لینے والے ہیں) "ولكنَّه– رحمه الله تعالىٰ – أراد أن يشدّ الناس إلى هذا الكتاب لينتفعوا به" (لوگوں کو اس کتاب کی طرف رغبت دلانے کے لیے تا کہ اُن کو نفع ہو جائے اس لیے چند اچھی باتیں کی ہیں)۔

"ونسأل الله تعالىٰ أن يحقق له ما يرجوه وأن يجزل له المثوبة والأجر": آمِينُ يَا رَبَّ العَالَمِين۔

یہ تو ہم نے بیان کر دیا ہے اس مقدمے کو ایک دوسرا مقدمہ جو باقی ہے فضیلۃ الشیخ العلامہ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کا مختصر تعارف کرتے چلیں کہ یہ کون ہیں، زیادہ لمبی بات نہیں کرتے مختصر تعارف میں فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اُن کے تعلق سے چند باتیں کی ہیں وہی سامنے رکھنا چاہتا ہوں:

اُن کی وفات جو ہے سن 1376 ہجری میں ہوئی (اب کتنا ہے؟ 1440 ہے؛ کتنے سال ہو گئے؟ 64) شیخ ابن عثیمین کے معروف استاد ہیں جیسے میں نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ 16 سال کا تعلق رہا دونوں کا اور 16 سال تک شیخ صاحب سے علم حاصل کرتے رہے۔

اور بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی آپس میں قرابت (رشتے داری) بھی تھی کہ شیخ ابن عثیمین کے جو دادا تھے وہ شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی کے ماما تھے (یعنی یہ رشتے داری بھی بعض علماء بیان کرتے ہیں)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی ایک پروگرام تھا قرآن مجید کا ریڈیو میں:

"هؤلاء علموني" (ان لوگوں نے مجھے تعلیم دی ہے (پروگرام کا نام تھا یہ 1403 میں نشر ہوا تھا کتنے سال پہلے؟ 37 سال پہلے اور یہ 15 شوال 1403 میں پروگرام تھا اُس میں فرماتے ہیں)) "ثم إني انتقلت إلى الجلوس في حلقة شيخنا عبد الرحمن بن ناصر بن سعدي رحمه الله" (ابتداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے علم حاصل کرنا کب شروع کیا) فرماتے ہیں کہ میں نے بڑا علم کثیر کا ادراک کیا شیخ صاحب کے ساتھ)۔ کون فرما رہے ہیں یہ؟ ابن عثیمین رحمہ اللہ۔

شیخ ابن عثیمین کا مختصر تعارف پہلے بھی ہو چکا ہے میرا خیال ہے کہ کسی سے مخفی نہیں ہے کہ کون ہیں، یعنی دور حاضر کے وہ کبار علماء اگر دنیا میں آپ کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں کہیں پر علماء جمع ہوئے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ چوٹی کے علماء تو ابن عثیمین اُن میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے علم کثیر کا ادراک کیا ہے کیونکہ رحمہ اللہ کا ایک خاص طریقہ تھا تعلیم کا کہ طلاب علم کو جمع فرماتے اور ایک کتاب لے لیتے شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ (اپنے استاد کی بات کر رہے ہیں کہ ایک کتاب کو لے لیتے) اور اُس کتاب کی شرح شروع کر دیتے یہاں تک کہ اگر تفسیر کی بات کرتے تو تفسیر کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پڑھاتے وہی پڑھتے رہتے اور بہترین طریقے سے تفسیر پڑھاتے کبھی یعنی لفظ کی تحلیل کی ضرورت ہوتی تو وہاں کی بات بھی ہو جاتی اور استنباط فوائد جو ہیں وہ بھی بیان کر دیتے۔

فرماتے ہیں کہ پھر علم فقہ "وقواعده وأصوله" وہ بھی ہم نے شیخ صاحب سے پڑھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے (اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے فرماتے ہیں) کہ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے اپنے شیخ سے "شيئاً كثيراً" فرماتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ توحید کا علم بھی حاصل کرتے رہے نحو کا علم ہے اور کئی مدت تک ہم شیخ صاحب کے ساتھ رہے اور ریاض میں جب ترقی ہو رہی تھی تو میرے والد صاحب نے مجھے وہاں پر بھیجا اور شیخ صاحب عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کو میرے ساتھ چھوڑ دیں۔

فرماتے ہیں کہ "يقول: دعوا لنا، هذا الولد يكون من نصيبنا" یعنی شیخ صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں شیخ ابن عثیمین کے اُن کے والد صاحب نے کہا کہ آپ ریاض میں چلے جائیں عنیزہ سے ترقی ہو رہی ہے وہاں پر کچھ کر لیں کیونکہ گاؤں میں رہتے تھے تو شیخ صاحب نے اسپیشل ریکوئسٹ (Special request) کی ہے کہ انہیں میرے ساتھ رہنے دیں ذرا، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: "فجزاه الله عني خيرا"۔

پھر فرماتے ہیں کہ پھر کسی مدت تک میں شیخ صاحب کے ساتھ رہا پھر ایک ایسا وقت آیا کہ میں تعلیم سے رُک گیا کیونکہ اس وقت یعنی کاشتکاری کا وقت آگیا تھا اور زمین کی عمارت کا وقت آگیا تھا اور ایک جگہ جس کو وادی کہا جاتا تھا ہم وہاں پر چلے گئے کسی مدت تک پھر (ظاہر ہے وہ زمانہ دیکھیں آپ کہ اب علم بھی حاصل کرنا ہے اور روزگار بھی کرنا ہے)۔

تو فرماتے ہیں پہلے علم کے ساتھ جڑا رہا پھر ایک وقت آیا (شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں) کہ میں اپنے استاد کے پاس سے تھوڑا چلا گیا اُس جگہ پر اور کچھ وہاں پر کام بھی کیا لیکن پھر دیکھیں: "وكنا نحن من الذين اشتغلوا في ذلك مدة" (ہم خود بھی اُس کام میں یعنی شامل ہوگئے اور درس لینے سے رُک گئے) "ولكن الله سبحانه وتعالىٰ منّ بفضله فعدنا إلى الدراسة على الشيخ رحمه الله" (پھر اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر خاص کرم ہوا ہے کہ ہم واپس شیخ صاحب کے حلقے میں گئے اور علم کو جاری رکھا)۔ علم سے جڑنا کوئی عام بات نہیں ہے توفیق سب کو نہیں ملتی! روزگار اپنی جگہ پر ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ روزگار کو چھوڑ کر آپ علم کی طرف رغبت دیں بلکہ سلف میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے علم حاصل کرنے کے لیے گھر کا سامان بھی بیچ دیا تھا کچھ نہیں رکھا گھر میں یہاں تک کہ بعض سلف سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک تَن کا کپڑا رہا بس علم کے لیے! اور آج ہمیں دیکھیں ہم کیا کر رہے ہیں! (سبحان اللہ)۔

خوشی کا اظہار کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہمارے اوپر کہ ہم واپس شیخ صاحب کے حلقے میں گئے (ورنہ دنیا میں گم ہو جاتے تو کیا ہوتا ہمارا؟!)۔

اور واللہ! بڑا کرم ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ تعالیٰ کسی طالب علم کو علم میں ترقی کی توفیق دے تو یہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے چند باتیں کی ہیں۔

شیخ بن باز رحمہ اللہ نے سن لیں کیا فرمایا تھا شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی کے تعلق سے، فرماتے ہیں: "كان رحمه الله كثير الفقه والعناية بمعرفة الراجح من المسائل الخلافية بالدليل" (کثیر الفقہ اور خاص عنایت تھی اختلافی مسائل میں راجح قول کی دلیل کے ساتھ (اور یہ عام بات نہیں ہے علم کی کثرت اور علم کی مضبوطی کا ثبوت ہے، سبحان اللہ))۔

فرماتے ہیں: "وكان عظيم العناية بكتب شيخ الإسلام ابن تيمية وتلميذه ابن القيم رحمهما الله" (اور خصوصی عنایت تھی ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتابوں کی اور ابن القیم رحمہ اللہ کی کتابوں کی) "وكان يرجح ما قام عليه الدليل" (اور ترجیح صرف اسی بات کی ہوتی ہے جس پر دلیل قائم ہو) "وكان قليل الكلام إلّا فيما ترتب عليه فائدة" (بہت کم بات کرتے تھے رحمہ اللہ اور بات کرتے تو فائدہ مند ہی بات کرتے تھے)۔

یہ بڑی بات ہے واللہ! کہ آپ بات کریں تو آپ کی بات میں سننے والے کو کوئی فائدہ حاصل ہو اور علماء، طلاب علم لغو باتوں سے دور رہتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں شیخ بن باز رحمہ اللہ: "جالسته غير مرة في مكة والرياض" (میں ایک مرتبہ سے زیادہ شیخ صاحب کے ساتھ ملا ہوں اُن کے ساتھ بیٹھا بھی ہوں) "وكان كلامه قليلاً إلّا في مسائل العلم" (عام باتیں بہت کم کرتے تھے لیکن بات کرتے تو علمی بات ہی کرتے تھے علمی مسائل کے تعلق سے بات فرماتے تھے) "وكان متواضعاً، حسن الخلق" (متواضع تھے اور بڑے عمدہ حسن اخلاق والے تھے رحمہ

اللہ)"ومن قرأ كتبه عرف فضله وعلمه"(جو ان کی کتابیں پڑھتا ہے اُن کے علم اور فضیلت کو جان لیتا ہے)"وعنايته بالدليل"(اور دلیل کے خاص اہتمام کو بھی جان لیتا ہے)"فرحمه الله رحمة واسعة"(اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے)۔

اُن کی کتابوں میں سے ایک تو یہ کتاب ہے اور جو اُن کی تفسیر ہے معروف تفسیر ہے اُن کی "تفسیر السّعدی" کے نام سے معروف ہے اور اتنی پیاری تفسیر ہے کہ جس میں منہج السلف آپ کو واضح نظر آتا ہے اور علماء فرماتے ہیں کہ جس نے تفسیر پڑھنی ہے کوئی تفسیر پڑھنا چاہتا ہے تو تفسیر السّعدی پڑھے کیونکہ یعنی ابن کثیر اور ابن جریر الطبری کا نچوڑ اور ابن تیمیہ اور ابن القیم (رحمہم اللہ) کے علم کا جو خلاصہ ہے وہ یہیں پر نظر آئے گا۔

یعنی آپ ابن جریر پڑھنا چاہتے ہیں ابن کثیر پڑھنا چاہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جو منہج ہے وہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں جو اُن کی فہم تھی ایک ساتھ کہاں ملے گا آپ کو؟ ایک ہی تفسیر میں "تفسیر السّعدی"؛ یہ ایک جلد میں بھی موجود ہے، اور غالباً دو جلدوں میں بھی اس کا آدھا آدھا کر دیا، اور اس سے زیادہ چار جلدوں میں بھی موجود ہے۔

ابھی جو طباعت ہوئی ہے ایک بڑی ضخیم جلد ہے ایک میں آپ کو نظر آئے گا اُس میں یعنی قرآن مجید کی جو آیات ہیں وہ بالکل درمیان میں ہیں اور پھر جو حاشیہ ہے بہت بڑا حاشیہ ہے اور لکھا ہوا چھوٹا لفظ ہے یعنی جن نگاہیں کمزور ہوتی ہیں وہ نہیں دیکھ سکیں گے اور جو دو نسخے والی ہے وہ اس سے بڑھ کر ہے، اور پھر میں نے دیکھا تو میں نے سنا کہ چار والا بھی آیا ہے جو اُس سے یعنی بڑا ہے۔

الغرض طالب علم کو چاہیے کہ ان یعنی جو تصنیفات ہیں علم القرآن کے تعلق سے ایک تفسیر السّعدی اور پھر یہ قواعد، تفسیر میں بھی ذکر کیا ہے بعض قواعد کا شیخ صاحب رحمہ اللہ نے تو ان شاءاللہ اگلے درس سے پہلا جو قاعدہ ہے اُس سے درس کا آغاز کریں گے اور طریقہ جیسے میں نے بتایا ہے وہی رہے گا کیونکہ بعض قاعدے لمبے ہیں تو خلاصہ ہو گا کہ قاعدہ کیا ہے اور پھر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تعلیق اُس قاعدے کے تعلق سے، اور اگر ضرورت پڑے گی تو ان شاءاللہ چند اہم باتیں بھی اُس میں شامل کر دیں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 01:القواعد الحسان-مقدمہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio